



Digitized by Khilafat Library

۹ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ علی صاحبہا التیمۃ والسلام مطابق ۵ جنوری ۱۹۱۶ء  
جمعة المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش گاہستان آل مسیح دور آخر محمدی آخر زمان  
چہ گوئم باتو گر آئی چہا در قادیان مینی دوامینی شفا مینی غرض مار الامان مینی

### شرح قیمت انتخاب

وایان ریاست وگورنٹ عتہ  
معاونین ورجل جگہ وروپہ پر فہارم  
جاری کرانے کا حق حاصل ہے  
معاونین ورجہ مہم جن کو کیا پر اخبار  
جاری کرانے کا حق حاصل ہے  
معاونین ورجہ سوم سے قیمت پیشگی  
علم قیمت بعد سے مینی پرچہ - ۲۰  
جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک  
کے قیمت قیمت اخبار ادا فرمائیں گو  
ان سے حساب بعدی جائے گی نو  
کے پرچہ کو اسے - رکائٹ آنا چاہیے  
خدا کرانے کے واسطے جو ابی کارڈا  
چہ ہے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے  
تے پندرہ روپے کے اندر اندر طلب کرنا  
چاہیے - بعد مین مین مل سکے گا - رسید نہ  
اندر مین چالی جاگی - رسید نہ دی  
بانی کی سہ پہل کیلئے بعد روپہ ہفتہ تک  
رسید نہ چہ تو نہ لکھ لکھ کر چاہیے غیر  
اول کار - افریقہ مر

### حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

#### اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا  
افدیں میں آمدہ از ماوریم  
آن کتاب حق کہ قرآن نام دست  
ق رسولے کش محمد ہست نام  
مرا و با شیر خدا نہ بدن  
ہست از غیر الرسل غیر الانام  
ما از تو شیم ہر کہ ہے کہ ہست  
آچہ مارا وحی ما یا جائے تو  
ما از دیامیم ہر روز و کمال  
انتہائے قول او مد جااست  
از ملاک از خبرائے معاد  
آن ہمہ از حضرت احدیت است  
معجزات او ہمہ حق اند و راست  
سمجناست انبیاء سابقین  
بر ہمہ از جان دل ایمان است  
یکہ سے وعدی نماں عالیجناب  
مصلحتے مارا امام و پیشوا  
ہم ہرین از در دنیا بگذرم  
بادہ عرفان ما از جام اوست  
دامن پاکش بدست امام  
جان شدہ با جان بد خواہ شدن  
ہر نبوت را برو خدا خست نام  
نہ سیرا سیرا ہے کہ ہست  
آن نہ از خدا زہاں جائے تو  
وصل و لہار ازل سے ادھار  
ہر چہ نہ ثابت شود ایمان است  
ہر چہ گفت آن مثل سب الہا  
منکر آن سخن لعنت است  
منکر آن مورد من نہ است  
آچہ در قرآن بیانش بالیقین  
ہر کہ انکار سے کننا شقیات است  
نزد اکلاست غمخسراں قباب

### دن شراط بیعت

اول بیعت کنندہ ہے دل سے عداوت کا کٹ  
کہ آئندہ اس وقت تک قبر میں داخل ہو جائے شریک  
مقتضی ہے کہ دم - یکہ جو پڑھ ادا نہا اور بد نظری اور  
فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور لہوات کے طریقوں  
سے بچتا رہے گا - اور نفسانی جوشوں کی موت ان کا  
منلوٹ ہوگا - اگرچہ کسی بھی جذبہ پیش آوے - موم  
یکہ بلانا غیر حققت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے  
ادا کرنا رہے گا اور حتی الواس نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صدقہ ہے اور ہر روز اپنی گناہوں  
کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مدامت اختیار  
کرے گا - اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے اساتوں کو یاد  
کے کہ اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا اور دنیا کا  
چارم - یکہ عام خلق اللہ کو محو اور مسلمانوں کو  
خصوصاً اپنے قسائی جوشوں سے کسی نوع کی جگہ  
نہ دے گا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے  
چشم یکہ ہر حال میں بیعت حاجت - عسر اور قیسر اور نرسٹ  
بلاد میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر

حالت اضعی بقضاء ہوگا اور ہر ایک فرائض اور رکعت کے  
قبل سے کیلئے اس کی راہ میں ہلکا اور سہل اور کسی مصیبت  
دارد ہونے پر اس منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم اگر بڑھا جائے شرم  
یکہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و موس بازا آجائیکا اور  
قرآن شریف کی حکومت کو کبھی اپنے اوپر کرے گا اور  
قال لہذا قال الرسول کہ اپنے ہر ایک ٹاہن و ستون اور  
قرار دے گا - ہر قسم یکہ کہ تکرار و تفرقہ کو کبھی چھوڑ دے گا اور  
فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی صلی اور سکینی سے  
زندگی بسر کرے گا شرم - یکہ کہ مین اوسین کی عزت اور  
بعد دی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت  
دہائی ادا و ادائیگی عزیذ سے زیادہ عزیز کرے گا  
نہم - یکہ عام خلق اللہ کی حمد میں بعض شہ شغل  
رہے گا اور جان تک پس چل سکے ہے اپنی خدا و  
طاقتوں اور نعمتوں میں بی نوع کو فائدہ پہنچائیکا - وہم  
یکہ اس عاجز سے عقدا و عہدہ محض شہ اور طاعت  
در مرد و تہا کہ اس پر اذیت مرگ قائم رہے گا  
اور اس عقدا و عہدہ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس  
کی نظیر دنیوی رشتوں اور اطول میں اور عام خادمانہ  
مالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نعمہ وفضلے علیٰ رسولہ الکریم

## خدا کی تازہ وحی

۱۔ دسمبر ۱۹۶۵ء - دویار - دیکھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب معصوم کی قبر کے پاس تین اور قبریں ہیں اور ایک قبر پر لال کپڑا ڈالا ہے یکم جنوری ۱۳۸۵ء - تین بچے ذبح کئے جائیں گے۔  
فرمایا - عام پر حل کر کے کہ جسے تین بچے ذبح کر دے تین  
۲۔ جنوری ۱۳۸۵ء - اٹنی مع آلا فواج ایتاٹ لغتہ حرامہ علی قریۃ اهلکنہما انھما کایرجعون  
ووضعنا صلیبک وذرک الذی القض ظھرت  
ترجمہ - میں فوجوں کے ساتھ تیسے پاس اچانک آؤں گا  
جس کا دن کو کہنے ہلک کر دیا۔ ان پر پھر واپس آنا حرام ہے  
اور ہم نے تجھ سے وہ جو تہہ اتار دئے۔ جنھوں نے تیری پیروی کی

## سالیانہ جلسہ

دارالامان میں سالیانہ جلسہ منعقد ہوا۔ بیرونی اصحاب اس بزرگ موقع پر اس کثرت سے تھے کہ جمعۃ المبارک کے دن مسجد اقصیٰ کا تمام بیرونی صحن منار اور گنبدین اور قبر کے ارد گرد دونوں طرف باہر کھڑے کی سیڑھیوں تک لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور بھر ہی جگہ کی تنگی محسوس ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود کی تین بڑی تقریریں ہوئیں۔ جن کا کچھ خلاصہ چھ ذبح ہو چکا ہے۔ اور ایک تقریر میں سے تفسیر اول رکوع سورۃ بقرہ میں سورج کے ہر تارین کی جاتی ہے۔ ہشتی مقبرہ کے انتظام کے واسطے ایک انجمن بنائی گئی ہے جس کا نام انجمن احمدیہ کارپرداز مصالح ہشتی مقبرہ

لکھنؤ ہے۔ اس انجمن کے ٹرینیٹر حضرت اندس نے خود ہی نامزد فرمائے ہیں۔ اس جلسہ میں بیرونی اصحاب میں سے زیادہ تر یہاں کوٹ کے ضلع کے آدمی تھے۔ جو اس جلسہ کے بیرونی تنظیم کے سکریٹری انجمن چورسہ سالہ انجمن صاحبہ کی کوشش کا نتیجہ تھا

## سال نو

### آپ ہاں آپ

ناظرین - السلام علیکم درجۃ الشہد و برکاتہ - نیا سال سنو کہ آپ کو مبارک ہو۔ گذشتہ سال کی غلطیوں اور گناہوں کو خدا معاف فرمائے۔ اور نئے سال میں نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ جیسا کہ سال میں آپ کی خدمت میں اس نئے سال میں پیش ہو رہے۔ جس کا دورہ ماہ دسمبر ۱۳۸۵ء کے آخری پرچہ میں کیا گیا تھا۔ چونکہ انتشار الویسٹ کا یہ تمام دکال ایک ہی اخبار میں درج کرنا عذری تھا۔ اس واسطے بعض مضامین درج نہیں ہو سکے اگر خدا نے توفیق دی۔ تو اگلے پرچہ میں انشاء اللہ تمام کالم مطابق فرست مضامین جو دسمبر میں شائع ہوئی تھی۔ چھاپہ جائیں گے۔ باوجود اس کے کہ حجم ڈیوٹا کر دیا گیا ہے۔ اور فرج اس قدر بڑھ گیا ہے۔ قیمت اخبار گذشتہ قیمت کا صرف دسواں حصہ یعنی کل سو روپے بڑھانے گئے ہیں۔ آپ تعجب کریں گے کہ ایسی تھوڑی قیمت پر اخبار کس طرح سے چل سکے گا۔ میں آپ کو بتاؤں گا۔ یہ سب کچھ گواہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی توجہ سے۔ آپ کی - آپ جو اس مضمون کو پڑھ رہے ہیں۔

ہاں آپ - اس سے مراد آپ کوئی اور نہ سمجھیں کہ اس سے مراد خود آپ ہی ہیں۔ خود آپ اس میں یا غریب ہیں۔ یا سافر ہیں یا وطن میں ہیں۔ یا غلام ہیں یا تاجر ہیں جو ان میں یا بوسے ہیں۔ فرض ہدایا آپ کو مخاطب کرتا ہے۔ آپ توجہ فرمادیں۔ کوئی نئے خریدار پیدا کریں۔ خود حتی الوسع اعلیٰ قیمت اور پیشگی ادا کریں لطیف مضامین لکھ کر ارسال کریں۔ ادا دی چندہ جمع کر کے عطا کریں۔ دوا کریں اور کرائیں + اچھا آپ سوچیں آپ نے انہار پر کیا واسطے کیا کیا۔ اور کیا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ میں دوسرے کی نہیں پوچھتا۔ میں تو صرف آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے توجہ کی ہے یا نہیں اس کی جو قدس کا عملی نتیجہ کیا ہے۔ بس آپ کی توجہ سے کام بن سکتا ہے اس کوئی پڑھنا بی عمل سے چل سکتا ہے۔ میں اس وقت وہ کہانی نہیں چھیڑنا چاہتا کہ ذمہ کے شکلات تھے مجھے کن شکلات میں ڈالا ہے میں اس وقت میں صرف آپ کی پوری توجہ اور مدد چاہتا ہوں اور اس انتظار میں ہوں کہ آپ کی طرف سے مجھے کیا جواب ملے گا اور کسی کی طرف سے نہیں آپ کی عزت سے کیا ہے خریدار اور پیشگی قیمت اور مادہ کی خوشخبری کا غلط پتہ چھو آپ لکھیں گے یا کل یا پرچہ یا غیر ہفتی جلد ہو گا کہ بریل میں تو انتظار میں ہوں۔ نیا سال خدا آپ کے واسطے موجب برکات اور نوازل

### واجعلہ رب رضیا

سب حمد و شکر اس مالک و خالق کیلئے ہے  
جو اپنی عاجز بندہ پر رحم کرتا ان گناہوں کو معاف فرما  
فرما اور مصیبتاں صبر کرنے پر انکو اجر عطا فرما  
ہو ابھی چھ ماہ کا عرصہ نہیں گذرا ہو گا کہ حضرت  
بلی المکرم مولوی نور الدین صاحب کے ذکر کے عقیدہ  
کی وفات پر ادا ان شہوتوں کی کچھ باتیں بنی تھیں  
اور مومنوں نے صبر کیا تھا تاہم وہ ان الیہ جنوں  
پر تھ کر دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کا نعم الیہ  
ہو عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے  
فضل و کرم سے ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء کو جو خدا  
کے ایک پیارے بندے اور نبی مسیح  
ناصری کی پیدائش کی تاریخ ہے۔ نماز ظہر کے  
قریب پر کے مبارک دن جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تمام نبیوں کے  
سردار کی پیدائش کا دن ہے حضرت مولوی  
حکیم نور الدین صاحب کے گھر میں مینا پیدا ہوا۔  
حضرت اقدس سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک  
بڑی جماعت کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں طیارے نماز  
ظہر میں پڑھ کر جب تک کہ پوچھ گچھ آپ اس مولود کو  
واسطہ و علی اور اس کا نام عبدالسلام رکھا ہم  
دعا کرتے ہیں کہ وہ سلام جس کے نام و کثرت حاصل  
کیواسطے اس نور و کائنات عبدالسلام رکھا گیا اس کو ان  
لطفوں کو حقیقی اور صحیح معنوں میں اسے باسے بناو  
جسمانی اور روحانی سلامتی ہمیشہ اس کو شامل حال  
رکھے اور اس کو دین دنیا میں حسنات عطا فرمائے  
بدن صحت دل سحر حضرت مولوی صاحب اور آپ کے  
لوحقین اور حباب کماں نعمت الہی پر مبارکباد و سلام



# بدینہر

Digitized by Khilafat Library

مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۶ء

## آریہ اور ہم

چونکہ فی زمانہ ہمارے ملک میں اور بالخصوص پنجاب میں جو نئے نئے مذہبی یا پولٹیکل فرقے جوش مار رہے ہیں۔ اور بحیثیت مذہبی مباحثات اور مناظرات کے خدو کے مرسل مصالح و مسائل کو ان کی طرف توجہ دینی یا بہت توجہ دینی پڑی ہے۔ ان میں ایک وہ فریق بھی ہے جو ہند کے قدیم نام پر اپنے باپ داداؤں کے یعنی ہندو کے لفظ کو اپنے لئے علامت سمجھ کر اس میں خوش ہوتا ہے۔ کہ اسکو آریہ کہا جائے اور ہندو کا لفظ مطلقاً اس پر نہ بولا جائے۔ خواہ وہ گلی کوچن میں یہ گیت گاتا پھرے۔ کہ ہندوستان ہمارا۔ ہندوستان ہمارا اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اس گروہ کے آغاز و مقاصد اور انجام پر چند مضامین لکھیں۔ جو کسی لگے پرچہ سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہوں گے۔ سردست اس وقت مختصر طور پر ہم ناظرین کو آریوں کی ایک نئی چال کی طرف توجہ دلا کر آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے تازہ شرعے بچنے کے لئے ان سے ایک طرف رہیں۔

ہر ایک شخص جو موجودہ آریہ فرقہ کے حالات سے کچھ واقف یا دور چاندیوں کے اندر دینی یا دنیوی حالات سے اطلاع اس نے پائی ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ دراصل یہ کوئی ایسا فرقہ نہیں۔ جسکی بنیاد مذہبی نیکی کے حصول پر ہو۔ اور ایک دین پر حقوق کو پہنچانے کی غرض سے بنایا گیا ہو۔ تاکہ لوگ۔ بدی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ منازل کو طے کریں۔ اس بات کو تو جاننے والے۔ کہ مذہب کے سنائیت اعلیٰ اور سب سے افضل مقصد یعنی خدا تعالیٰ کے رضا میں اپنے آپ کو محو کر کے اس کے مخاطبہ و مکالمہ سے شرف پانا اس قوم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ان کے دیدن کی یہ تعلیم ہے۔ کہ اس نعمت کو کوئی پاسی نہیں سکتا۔ پر مشرک ایک دفعہ بولا تھا۔ جب اس کے تومند سے دیدن لگے تھے۔ اور پھر اس نے ایسی چپ لگائی ہے۔ کہ گویا چپ بھلی کے متوال کا سب سے پہلا عامل ہی ہے۔ لیکن کاش کہ یہ چپ دیدن سے ہی پہلے شروع ہوتی۔ تو آج مذہب آریوں کو نیوک کے ادق اور پر محال فلسفہ کی تشریح اور تقسیم پر اس قدر محنت نہ خرچ کرنی پڑتی۔ گو وہ بدین کو آج تک یہ نصیب نہیں ہوا۔ کہ ہند کے باہر ان کی تعلیم کا اثر جائے۔ بلکہ ہندوستان کا اکثر حصہ ہی اپنی خوش قسمتی سے اس کے انوکھے مشروں کے اثر سے بچا رہا ہے اور جو بہت جوشیلے عاشق دیدن کے بنے پھرتے ہیں۔ وہ بھی قریباً سب سب ناویدہ عاشق ہیں۔ کیونکہ ان میں شاید عشاریہ ایک

فیصدی لکھے گا۔ جو دید کا کوئی حصہ اور سارا جاتا ہو۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو دیدن کا اکثر حصہ دنیا سے غائب ہی ہو چکا ہے۔ اور شاید اس قدر نامرادیوں اور نا کامیوں ہی کے سبب جو دیدن کو دیکھنے میں آئی ہیں۔ کہ اتنی بڑی دنیا میں ایک ہندوستان میں بند رہا۔ اور ہندوستان بھی پھر سارا نہیں اور جو ہے وہ بھی کچھ بہت پرستی میں مست ہے۔ کچھ انگریزی خوانی میں سرشار ہے۔ دیدن کو کوئی کھول کر دیکھتا ہی نہیں۔ اس بے قدری ہی کا شاید نتیجہ ہوا ہے۔ کہ چھپ چھپا۔ مگر اس چپ تو وہ چپ بھلی ہوتی۔ جو دیدن سے ہی پہلے لگائی گئی۔ اگرچہ اس لئے مقصد کی طرف چلنے کا ان لوگوں کا نہ ایمان جو نہ دعویٰ ہے اور بد قسمتی کے گڑھے میں صرف یہی نہیں گئے بلکہ اسلام کے پاک مذہب کے سوائے تمام ادیان باطلہ ہی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان کے بطلان کی بڑی دلیل یہی ہے۔ کہ خدا کی طرف سے مچا ہونے کے لئے خود خدا کی شہادت۔ ان میں سے کسی کے پاس نہیں۔ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ جو اھدا الصراط المستقیم کی دعا سکھاتا ہے اور پھر فرماتا ہے۔ ان را علی صراط مستقیم۔ کیا مینے تم صراط مستقیم چھلو۔ اور اس پر چلنے کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہ ان خدا تمہیں مل جائے گا۔ اور اس کی حضوری کا تین شرف عطا کیا جائے گا۔ اور اس کے مکالمہ و محابہ سے تم معزز کئے جاؤ گے ایک صراط مستقیم ہی کی سڑک ہے۔ جہاں تم خدا سے مل سکتے ہو۔ اس سے بات کر سکتے ہو۔ اور اسکی حضوری کا شرف حاصل کر سکتے ہو۔ سو اگرچہ یہ بات کسی قوم اور مذہب میں نہیں۔ تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا کے اکثر مذاہب اپنے خدا ایک مذہبی رنگ لگاتے ہیں۔ اور اپنے عقائد پر ایک حد تک ایمان رکھتے ہیں اور مذہبی اصولوں پر تھوڑا بہت چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برخلاف اس آریہ فرقہ کے جسکو مذہب کے ساتھ صفاتی باطن کے ساتھ حصول نیکی کے ساتھ صدق اور راستی کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں۔ بلکہ یہ صرف ایک پولٹیکل فرقہ ہے۔ جسکی تمام محنت ساری کوشش انتہائی محنت اس بات پر ختم ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ عداوت کریں۔ اور ملک میں ایک نورا و قوت حاصل کریں۔ اس قوم کے تمام منازل سلوک ایسی ہوں گی کہ سچے میں طے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مسلمان ہند سے خارج ہو جائیں۔ اور ہندوستان پھر وہی درت بن جائے۔ سینکڑوں برس سے ان نادانوں کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے۔ کہ ملک خدا کا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ جس سے چاہتا ہے لیتا ہے۔ اسے گزشتہ نہیں کی گئی کرنے میں لاکھوں کروڑوں سے آگے نکل کر لکھوں برسوں تک جانے والو! دور کیوں چلتے ہو یہ تو کوئی دور کی بات نہیں جب کہ تم ہی ہماری طرح وسط ایشیا ہی سے آئے تھے۔ اور اب تک تارخین بن جس کو ہند کے اصلی باشندہ کہتے ہیں وہ ہند میں موجود ہیں۔ جبکہ مسلمانوں نے تم کو فتح کیا۔ ایسا ہی تم نے ان کو کو فتح کیا تھا۔ فرقہ و قورم آنا تم نے اپنے مشرکوں

کو قتل کیا اور جنگوں اور سازشوں میں بھگا دیا۔ جو باقی بچے۔ ان کو ذلیل کیا اور غلام بنایا۔ برخلاف اس کے جسے تم کو عزت دی۔ اپنے و باروں میں تم کو ذریعہ بنایا۔ بڑے بڑے صوبوں پر تم کو گورنر مقرر کیا۔ اور اس وسیلہ سے ان کا صلہ آج یہ ہے۔ کہ تم ہم کو ہند سے ہی نکالنا چاہتے ہو۔ یہ قوم آریہ مدت سے اپنے ان توہمات میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن آج کل سوادیشی مود منشا بنے جو تقسیم بنگالہ کے باعث جنم پزیر ہوئی ہے اس قوم میں ایک نئی روح بھوکی ہے۔ اور اپنے خیالی جوانی گھوڑوں کو دوڑانے کی امید میں انوں نے ایک نئی تجویز سوچی ہے۔ کہ آؤ! منافقت کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ سودیشی کے نام پر جو جلسے کئے جائیں۔ اور آئے دن حکام سرکاری پر ناجائز حملے جابجا کئے جاتے ہیں۔ اور بیہودہ حرکتیں جنگلی مہاشوں کی طرح کی جاتی ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو بھی شامل کریں۔ لیکن یاد رہے کہ مسلمان ایسے نادان نہیں ہیں۔ جو اس طرح سے ہمارے پیچھے من جاویں۔ ہمارا وہ گندی گولیان اور ناپاک حملے جو تم نے پبلک کچرے میں اور چھپی ہوئی کتابوں میں ہمارے مقدس مطہر افضل الرسل سرور پر اور آپ کے جانشینوں پر اور خدایا کی کتاب پر کئے ہیں وہ سب سب مسلمانوں کی آنکھوں کے آگے موجود ہیں۔ کیا مسلمان ایسے بے غیرت ہیں کہ وہ دیانتداری و دیانیت اور لیکچر کی فحش تحریروں کو اپنے مادی اور شفع کے حقین نام سے من کر پھر ہمارے ساتھ باجم شیر شکر ہو جائیں گے یا کیا مسلمانوں کو یہ بات بھول جانے کی کتنے سرکاری دفاتر میں اپنا ماتحت مسلمانوں کے ایک ایک سلوک کئے۔ کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ ہند کے راجاؤں میں بالخصوص جہاں آریوں کا دخل ہو گیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔

اسے مسلمانا! خبردار اس دشمن کے قابو میں نہ آنا جس سوراخ سے تم ایک دفعہ نیش کھا چکے ہو۔ اس میں دوبارہ انگلی نہ ڈالنا۔ صدیوں تک جس قوم کو تم نے بچوں کی طرح پالا۔ اور غلامی اسے لگا کر و براری اور گورنر اور کمانڈر بنایا تھا۔ اس قوم نے جس احسن فراموشی اور محسن کشی کا رویہ اور عادت تم پر ظاہر کی ہے۔ وہ قوم اب دوبارہ ہرگز اس لائق نہیں۔ کہ اس پر ذرہ برابر رحمت بار کیا جائے۔ یا ان کے طور پر ان کے ساتھ ملنا ایک بڑا گناہ ہے۔ منافق اور دغا باز کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یہ تو چاہتے ہیں کہ اتفاق کے طور پر تم کو اپنے ساتھ ملائیں۔ پر مسلمان کا کام نہیں کہ اتفاق کرے پس ان کے جلسوں میں شریک ہونے اور ان کے ساتھ خطا ملنے کرنے سے قطعاً پرہیز رکھو۔ اسی میں تمہارا بچاؤ اور تمہاری بہتری ہے تمہارا دین ہی اس طرح سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور تمہاری دنیا ہی اسی ماہ سے سنہور سکتی ہے۔ کہ تم اس قوم کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھو۔

دی لی آتے ہیں۔ چونکہ ہمارے چلنے کو اسے مذہب و مذہب اس واسطے خریداران کی خدمت میں تسلیم کی قیمت کی وصولی کی واسطے دی لی آتے ہیں۔ حالانکہ اس میں وصول کرنا مشکور فرامین۔ صلی علیہ وسلم



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
حمده وفضل علی رسولہ الکریم

## قرآن شریف

درس قرآن شریف کے واسطے آئندہ بجائے ایک صفحہ کے دو صفحے ہر اخبار میں رکھے گئے ہیں۔ اس میں حضرت استاد المعظم مولوی حکیم نور الدین صاحب قرآن شریف اس طرح سے دیج ہو کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ قرآن شریف کو نظر رکھ کر جن آیات کا ترجمہ حضرت مولوی صاحب خاص طور پر کیا کریں گے۔ اور جو تفسیر حضرت مولوی صاحب خاص اعتراضات کے جوابات میں فرمایا کریں گے۔ وہ دیر اخبار ہوگی۔ باقی تفسیر اور ترجمہ احباب دیگر تفسیر اور تراجم میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح سے انشاء اللہ جلد بہت سا حصہ قرآن شریف کا حل ہوتا چلا جائے گا۔

چونکہ یہ سال کا پہلا نمبر اخبار کا ہے۔ اس میں بزرگ حضرت اقدس مسیح موعود کی فرمائی ہوئی ایک ناز تفسیر اہل ربوع قرآن شریف کی فوج کی جاتی ہے۔ تفسیر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں آیام میں ۲۶ دسمبر ۱۳۰۵ء کے جلسہ کی تقریر میں فرمائی رہتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد۔ اس کے معنی ہیں۔ انا اللہ اعلمہ۔ میں اللہ سے علم والا اور سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ ذلک الكتاب کادیب فیہ ہدی للمتقین۔ یہ کتاب جو شک و شبہ بالکل پاک ہے۔ متقیوں کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ ہر ایک شے کے واسطے چار عمل ہوتے ہیں۔ علت فاعلی۔ علت مادی۔ علت صوری اور علت غائی اس آیت میں اس کتاب کے متعلق چار علتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ الحمد۔ انا اللہ اعلمہ۔ میں خدا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔ یہ اس کتاب کی علت فاعلی ہے۔ ذلک الكتاب یکتاب اس خدا کی طرف سے آئی ہے۔ جو سب علموں کا مالک ہے اس کی طرف سے یہ کتاب ہے۔ یہ علت مادی ہے۔ کادیب فیہ یہ اس فہم کی اور اس خوبی کی کتاب ہے۔ کہ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں۔ تمام باتیں صاف اور پاک ہیں۔ یہ اس کی علت صوری ہے۔ ہدی للمتقین۔ اس کا فائدہ اور نتیجہ یہ ہے کہ متقیوں کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ یہ اس کی علت غائی ہے۔ اس کے

کے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ متقی لوگ کون ہیں اور ان کے صفات کیا ہیں جو ہدایت کا انعام حاصل کرنے کے مستحق ہوتے ہیں۔

الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ مستاء ذقنہم ینفقون۔ والذین یؤمنون بما أنزل الیہ وما أنزل من قبلہم وہا کافرون۔ یعنی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ انھیں دیا گیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اب اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کی علت غائی یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ متقیوں کو ہدایت دیتی ہے اور متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہیں۔ کہ خدا پر ایمان رکھتا ہو نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الہی کو پڑھتا ہے۔ جب پہلو ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ عطا ہوگی۔

سو غور سے سننا نا چاہیے۔ اس جگہ ہدایت سے ایک اور اعلیٰ امر ہے جو خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے اور میں اس جگہ بیان کرتا ہوں۔ پہلی صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یؤمنون بالغیب یعنی غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ ایک مومن کی ابتدائی حالت ہے کہ جن چیزوں کو اس نے نہیں دیکھا۔ ان کو مان لیا ہے۔ غیب نام خدا کا ہے اور نیز غیب کے مراد حشر اجساد اور ہشت اور دوزخ اور وہ تمام امور ہیں۔ جو پردہ ہیں۔ پس جو شخص ان سب باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو بالآخر ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ انعام یہ ہے کہ اس کی حالت غیب کے متقل ہو کہ علم شہود کی طرف آجاتی ہے۔ جن باتوں پر وہ پہلے غائب تھا۔ طور پر ایمان لاتا ہے۔ ان کا عارف بن کر وہ امور ان کے سامنے مشہود ہو جاتے ہیں۔ اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ اگر یہ درجہ غیب پر ایمان لانے والے کو عطا ہوتا۔ تو پھر ایمان حبش ہوتا۔ اس پر ایک دلیل قرآن شریف میں یہ ہے۔ کہ من کان فی ہذا فی اعمی فہو فی الاخری اعمی۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ اس دنیا میں ہی اندھا ہوگا۔ جب تک خدا کو دیکھ نہیں لیتا۔ اس کا ایمان سماعی ہے۔ پس اس جگہ ہدی للمتقین۔ یہ مراد ہے کہ غیب پر ایمان لانے والے کو آگے متقی وی جلدے گی اور وہ اس کلام کے ذریعہ سے ترقی پا کر مشاہدہ کے درجہ پر پہنچ جائے گا۔

دوسری صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ نماز کو کھڑا کرنے میں۔ یعنی جب نماز پڑھتے لگتے ہیں۔ تو قیام کے وسوسوں اور خطرات اگر باہر جاتے ہوتے آخر نماز کو گرا دیتے ہیں۔ متقی کو پھر یاد آتا ہے۔ تو وہ نماز کی طرف اپنی توجہ کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ لیکن تیزی دیر کے بعد وہ پھر گر جاتی ہے۔

غرض یہی حالت اسکی رہتی ہے۔ کہ وہ تکلف کے ساتھ بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بار بار اسکی نماز گرتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے ایک ہدایت کی کامیابی عطا فرماتا ہے۔ اور نماز اس کی واسطے مثل ایک خدا کے ہو جاتی ہے۔ اور نماز میں اس کو وہ لذت عطا کی جاتی ہے۔ جو سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس وقت انسان کی مرضی خدا کی مرضی کے موافق بن جاتی ہے۔ اور نماز اس کے واسطے ایک طبعی حالت ہوتی ہے۔ معمولی آدمی تو کہے گا۔ کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ لیکن اس دین میں ہر بار کا اور بار گذر چکے ہیں۔ جن کو یہ حالت حاصل ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا ہے۔ کہ میری آنکھوں کی سڑک نماز میں ہے جب آدمی اس درجہ پر پہنچتا ہے۔ تو اس کے واسطے بیماری اکھل اور اتم لذت نماز ہی میں حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص کشاکش میں ہے اپنی نماز کو اٹھا کر کھڑا کرتا ہے۔ اور وہ پھر گر جاتی ہے۔ پھر اٹھاتا ہے پھر گر جاتی ہے۔ وہ ہنوز متقی ہے۔ اس جگہ متقی سے مراد وہ شخص ہے۔ جو نفس کو اللہ کی حالت میں ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس کے تین درجات ہیں۔ نفس امارہ نفس لوامہ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ ہے۔ جو فسق و فجور میں غرق ہے۔ اور نافرمانی کا غلام ہے۔ اور نیکی کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ نفس لوامہ وہ ہے۔ جو نیکی کی طرف توجہ کرتا ہے۔ مگر بدی میں ہی پڑ جاتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو ملاصقت کرتا ہے۔ کہ میں نے یہ بدی کیوں کی۔ مگر بدی میں گر جاتا ہے۔ غرض اس کا نفس کے ساتھ ایک جگہ لڑائی لگتا رہتا ہے کبھی وہ نیچے اور نفس اوپر اور کبھی نفس نیچے اور وہ اوپر۔ یہاں تک کہ وہ فتح پاتا ہے۔ تب لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کل سلطنت اور طاقت خدا کی ہو جاتی ہے۔ وہ نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ تمام مفہم قتل ہو جاتے ہیں یا سزا پا جاتے ہیں۔ یا انکسے جلتے ہیں۔ اور ایک امن کی سلطنت قائم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اس امر کی طرف اشارہ آیا ہے۔ کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ انشدھا وجعلوا اھلھا اذلة وکان الاک یفعلون۔

یعنی جب بادشاہ کسی گاؤں میں داخل ہوتے ہیں۔ تو پہلا فرمانا بانا سب تباہ کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے بزرگ اور پہلے پکڑے جاتے ہیں جب سلطنت بدلتی ہے۔ تو بڑے بڑے نامور ذلیل کئے جاتے ہیں۔ اور ایک تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور ایک نئی سلطنت بن جاتی ہے۔ ایسا ہی روحانی طور پر انسان ایک نیا انسان بن جاتا ہے اور فتح کامل کے بعد ایک نیا سکے میں جاتا ہے۔ اور بالکل امن و امان کی حالت پیدا ہوتی ہے۔

اس کے بعد متقی کی علامت یہ ہے۔ کہ مستاء ذقنہم ینفقون جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں یہ ابتدائی حالت ہے۔ اور ان لوگوں کی حالت ہے۔ جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔ تمام معمولی لوگ بھی ایسا کرتے ہیں۔ کون ہے جس کے سامنے ایک غریب بھوکھا آدو اور وہ رحم کر کے اس کو ایک روٹی بھی نہ دیدے۔ اس کے واسطے تو



مسلمان جسکی بھی ضرورت نہیں۔ یہ فطرت انسانی میں داخل ہے  
 کہ کچھ صدقہ دے۔ لیکن ایک اعلیٰ ایمان ہے۔ جو بواسطت انبیاء و احوال  
 ہوتا ہے جس میں انسان اس درجہ تک پہنچتا ہے کہ وہ ساری ہی خدا  
 کا ہو جاتا ہے۔ جو خدا کی حد تک پہنچتا ہے۔ یعنی خدا کے راہ میں کچھ  
 خرچ کرتا ہے۔ وہ ہنوز ناقص ہے اور اپنی عظمت خالی تک نہیں  
 پہنچا۔ کامل وہ ہے جس نے اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کر دی۔ اس  
 میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کے راہ میں خرچ کرنے کے واسطے صرف  
 روپیہ پیسہ ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ بلکہ ہر  
 ایک شے جو خدا کے حکم دی۔ جس میں علاوہ مال و دولت اور ظاہری  
 اسباب اور شغل دنیا کے انسان کی جمالی روحانی سب تو تین مثال  
 ہیں۔ مثلاً ایک طبیب۔ وہ اپنے فن طبابت کے ذریعہ سے خلقت  
 کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ تو یہی اس کا اللہ کے راہ میں ایک گونہ خرچ  
 کرنے ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ خدا کی فرستادہ  
 وحی پر جو پہلی کتابوں میں موجود ہے۔ اور اس کتاب میں ہے۔ ایمان  
 لائے ہیں۔ یہ ایمان وحی اللہ پر ترقی کر کے انسان کو خود ایک طاقت  
 کا انعام عطا کرتا ہے۔ اور وہ انعام یہ ہے کہ یہ خدا اس قابل ہو جاتا ہے کہ  
 اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے دروازہ انعام اور وحی کا کھولا جائے۔ پہلا ایمان  
 تو صرف ایمان ہے۔ لیکن اب خود انسان کے حال پر وارد ہو گئے۔ جو  
 شخص خدا کے لئے ہو جاتا ہے۔ اور اس کی طاعت پوری پوری توجہ کو  
 ہے۔ اور اس کے لئے اپنے وجود کو کھو دیتا ہے۔ اس پر خدا کی وحی  
 نازل ہوتی ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وحی کے ذریعہ سے انعام  
 اکرام کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ اس آیت کے  
 واسطے وحی کا دروازہ بند ہے۔ اور کسی کو بکالہ مخاطب الہیہ نصیب  
 نہیں ہو سکتا وہ جاہل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جاہل و مدہ فراہ ہے۔ کہ یہ  
 دروازہ ڈھونڈنے والوں کے واسطے کھلا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرمایا  
 ہے۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ جو لوگ  
 ہمارے راہ میں کوشش کریں گے۔ ان کو کامیابی کی راہیں دی جائیں گی  
 بان استقامت شرط ہے۔ اور وہ بہت مشکل ہے۔ جو لوگ صبر  
 کے ساتھ خدا کی راہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس کو پاتے ہیں۔ ان پر خدا  
 کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ یہ بات روایت اسی امت مرحومہ کو حاصل  
 ہے۔ اسلام کے سوائے اور کوئی مذہب اس بات کا  
 قائل نہیں۔ کہ انسان خدا کے کلام سے مشرف اب  
 ہو تاکہ اسے یاسوسکتا ہے۔ وہ دین سے تو ہمیشہ کلام الہی کے  
 دروازہ پر مدد گاہی ہوتی ہے۔ صورت ایک دائرہ نما لانا تھا۔ اور اب  
 کوئی ترہ دفعہ اس کے کام کے لئے کہ جس کو چاہو کیا سا ہو۔ اگر وہ روٹ  
 نہیں سکتی۔ جیسا یوں نے ہی مکالمہ الہی کا دروازہ قیامت تک کے لئے  
 بند کر کے اس پر مدد گاہی ہے۔ برہمہ بھی اس بات کے قائل نہیں کہ خدا  
 کسی سے ہم کلام ہوتا ہے۔ الغرض تمام مذاہب کا یہی حال ہے۔ بیان  
 ہم کہ قیامت مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہو گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ  
 کسی کو اپنا مکالمہ نصیب نہیں کرتا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے مکالمات اللہ

مخاطبات نہ ہوتے۔ تو پھر اسلام کا کیا فوٹھا۔ جب خدا پر پورا  
 بھروسہ نہیں۔ تو پھر نجات کیوں کر ہو سکتی ہے نہ وہی امر و اسلام  
 کی اصل روح اور کیفیت یہی ہے کہ مسلمان خدا تعالیٰ انا محمد اکرام  
 مکالمہ و محالہ پاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اُولَئِكَ عَلَى  
 هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۚ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُشْلُوكُونَ۔ یہی لوگ ہیں  
 جو کامل ترقی پا کر اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یہی لوگ  
 ہیں جو کہ نجات پاتے ہیں۔

### قطعی تاریخ وفات حضرت مولوی عبدالکیم جی رضی اللہ عنہ

(مصنفہ مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب الیکڑ مولوی)  
 یہ اشعار حضرت مولوی صاحب کے قبر کے سر کے کتبہ پر  
 لکھے جا دیں گے۔

یہ ہے اس با خدا مرد خدا کا مرقہ روشن  
 بکرم وحی روشن جو مسلمانوں کا لیدر تھا  
 پڑا رہتا تھا سایہ کی طرح عیسیٰ کے در پر وہ  
 اطاعت اور وفائیں سایہ قلع چمیب تھا  
 میرا سے ہوا زندہ سیما میں شا آخر۔  
 الگ سے مرنا اور جینا اس پر وہ بھر تھا  
 دم عیسیٰ کی حبش تھا یہ بیضا کی تھا تابش  
 شعلہ مر روشن تھا ضیاء بدر انور تھا  
 خدا کے گھر سے ہارا اللہ بستی مقبرہ پایا۔  
 مزین میں کے دم سے سجد و محراب و مینار  
 میرا کے حمام سے تھا پڑا و اعظا اور خطبہ  
 مناقب کا مرقع اس کا برا سچ و کچھ تھا۔  
 نیا طرز ادا اس کا نیا من و بیان ہر دم  
 ہر اک و عطا اس کا شہد اور ہر بیان قلم کر تھا  
 جو دل کا سخت آجاتا وہ دم میں موم ہو جاتا  
 گچھل کر بنے گستا تھا کلیجہ میں کا پتھر تھا  
 مسیحا کو جو لئے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا  
 مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کا فر تھا  
 نہ کچھ پیری علی اگر بیاں انسون نجسہ کی  
 ہوا آخر مسلمان جو میر پر پیر چہر تھا  
 وہ تھا صاحب معصہ کے مبارک ہاتھ لو نہیں  
 مسیحا کا در و دیوار اس کا بام اور در تھا  
 زمان و دل موافق تھا محافت تھا دور گئی کا  
 جو دل میں تھا انسان اس کے وحی سنی با پیر تھا

سخت کی داد دیتا تھا سخت کا قدر دان تھا وہ  
 سخت سنج و سنجوید و سخت فہم و سخنور تھا  
 وفات اس کی ہوئی تیرہ سو اوتیس ہجری میں  
 یہ وہ دن تھا کہ ہر شے بڑا دیدہ تر تھا  
 یہ بڑے کار فر گیاہ ماہ شعبان المعظم کی  
 تھا کامل قیامت کا سال یا روز محشر تھا  
 یہ وہ دن تھا کہ چشم مہر سے بھی ڈبڈباتی  
 زمین و آسمان اس نور عروانی میں برابر تھا  
 اندر آیا بادل جبکہ مطلع صفت تھا سارا  
 سماں رونے کا بام آسمانی پر سردا سر تھا  
 وہ قطرے مینے کے تھے یا ندہ گیا تھا چھڑا آتش کا  
 یہ اشک غم ہی گویا موتوں کا اک تمچا اور تھا  
 ٹپ کر بجلیاں گونیں ہلنے ایک آنکھوں کے  
 یہ کہہ سکتے ہیں بجلی کا بھی انکار دن پر بستہ تھا  
 کیسے پھٹ گیا بادل کا رو یا پھوٹ پھوٹ آیا  
 وہ ان غم کا ہی تھا آخر نہ وہ لو کہ نہ پتھر تھا  
 ہو روح حضرت عبدالکیم آرام و راحت میں  
 وہ روحانی فرشتہ تھا۔ دم اس کا روح پرورتا  
 ڈھاکر تے رہتا تھا کہ بیڑا پار ہو اس کا  
 وہ علم و معرفت کے بحر کا کامل شنار تھا

### بچہ کے دو چہ مطلوب ہیں

اخبار ہر کے ہے نہ بکلیں و چہنیز نفی کی غلطی سے بعض خریداروں  
 کو دوبارہ چلے گئے ہیں۔ اور بعض کو بالکل نہیں گئے۔ ان کی طرف سے  
 مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور میان ایک چہنیز دو بار چھو اسے جان  
 تربت خرچ اور خرچ ہے۔ اس واسطے انہیں ہے کہ جن صاحبین کے  
 پاس یہ پچہ دوبارہ چلے گئے ہیں۔ وہ براہ عیانت واپس فرما کر  
 ارسال کریں۔ تاکہ سب دوستوں کے فائل مکمل ہوں۔ منجز۔

### ضرورت

ایک اچھی متری کی ضرورت ہے۔ جو ان کے کام سے بخوبی  
 واقف ہو۔ اور چکی آدہ کے کھم میں تجربہ رکھتا ہو۔ سر و دست اپنی  
 انجن کے کام پر اس کو لگا دیا جائے گا۔ اس انجن کا کام یہ جانتا ہو  
 کہ کس یا جانے گا۔ کہ تنخواہ منتہ مدتیہ یا سہر خشک ہے گی۔  
 ورنہ متین بعد فتول سفات الی چاہئین۔

المشہر  
 شیخ غلام قادر شیخ نیاز احمد۔ سوداگران۔ وزیر آباد



# تحقیق الاولیاء و تبلیغ الاسلام

## واکیت

Digitized by Khilafat Library

آدمی مسیح ملک سٹور لینڈ کے شہر یونین میں برتے میں  
جمع ہو رہے ہیں۔ اور نہایت گران قیسی زمینیں خرید کر مکانات  
بنائے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ مسیح کی آمد کا وقت آتی ہی فریج  
اداسی سال یعنی سن ۱۹۰۰ء میں وہ آجائے گا۔ ان کا یہ ایک دولت مند  
آدمی ہے۔ سچ کو پہچان لینا انہوں نے اس کے ساتھیوں میں صدقہ مل  
کے ساتھ شامل ہو جانا تو بڑے خوش قسمت آدمیوں کا کام ہے لیکن  
اس بات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تمام دنیا کی درود یوار سے اندازاً  
۲۰۰ ملین آدمی مسیح کی آمد کا یہی منتظر ہیں۔ جس ملک میں ہندو مخلوق  
کے دلوں میں بڑی بھیمک کے ساتھ یہ بات مسیح تہنی کی طرح گڑ  
گئی ہے۔ کہ یہ وہ وقت ہے کہ کوئی مسیح مدی او تار بدہ پیدا  
ہو اور اپنے پاک انفس کی برکت سے لوگوں کو راہ ہدایت پر لائے  
میں نے مذکورہ بالا فرقہ کے حالات زیادہ تر معلوم کرنے کے لئے  
ان کو خط لکھا ہے۔ جو اب آئے پر بعض حالات صبح اخبار کے  
جاوین گئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

غلیسائی تھنڈیب نے تاج کل مردوں اور عورتوں کے  
املاق پر جو اثر کیا ہے اس کے متعلق آئے دن یورپ امریکہ  
کے تیاروں لکھ خود ان ممالک کے اخبار دیسوں اور مضمون سے ہم  
عجیب و عجیب سن رہے ہیں۔ شہر سان فرانسسکو واقع ملک  
امریکین ایک اخبار لکھتی ہے۔ جسکی ایڈیٹر ایک عورت ہے اس  
خدا کی بندی نے ایک پرورد مضمون اپنے اخبار میں لکھا ہے۔ کہ کیا  
عیسائی مرد شادی کے وقت اپنی مطلوبہ عورت کے سامنے سج  
بول سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں وہ دلائل کے ساتھ بیان کرتی  
ہے کہ اگر ممکن نہیں اور نہ کسی ایسا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ عیسائی  
مرد اپنی مطلوبہ کے سامنے سج بولے اور پھر وہ اس کو اپنے نکاح  
میں لائے۔ عجیب شادی ہے۔ جسکی اصل بنیادی جھوٹ اور فریب  
پر ہے۔

المفتی۔ جہاں بہت دوست اختلافی مسائل کے متعلق  
یہ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ ان میں حضرت امام علیہ السلام کا فتویٰ اور  
عمل کیا ہے۔ چونکہ اس قسم کے بہت سے مسائل میری موجودگی  
میں لوگوں نے حضرت کے سامنے پیش کئے۔ اور جواب حاصل کچھ  
باسفوف حضرت ان کے علی الصلوٰۃ والسلام کی خدمت  
میں حاضر رہنے کے سبب میں آپ کے حکم یا طریق عمل سے آگاہ ہوں  
اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا توفیق دے۔ تو اس  
سال کے اخبار میں ایک کالم اس قسم کے مسائل کے حل کرتے

کے واسطے خاص کیا جائیگا۔ مسائل بطور سوال و جواب اخبار  
میں درج کئے جائیں گے۔ اور چاہئے سے پہلے دوبارہ حضرت اقدس کو  
دکھا جائے گا۔ جو احباب اس قسم کے سوالات ارسال  
فرمائیں گے۔ وہ حضرت کی خدمت میں پیش کر کے فیصلہ اخبار  
میں درج کروایا جائے گا۔  
اس کالم کا نام المفتی ہوگا۔ و ما توفیقی الا باللہ  
العلی العظیم۔

## انصار بدر

سب سے پہلے جاری آواز کو حکیم محمد معین صاحب قریشی نے سنا  
ہے۔ جو حضرت بدر کے واسطے کمر ہمت چست کئے کئے ہوئے  
میں۔ خزان کو جوڑے خیر دیوے۔ ان کا خط درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
محمد و نعلی علی رسول اللہ اکرم

برا درم کرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
آج شام کو چانک میرے دل میں خدا تعالیٰ نے بدر کی اشاعت  
واعانت کی توفیق بخشی۔ اور میں نے یہاں تک شروع کی  
جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسی وقت پرچ خرید پیدا ہو گئے۔ الحمد للہ  
انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اور یہی خریدار دون گاہ۔ میں نے مہم  
ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اس کی اشاعت میں پوری کوشش کروں گا  
و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہ سب خریدار چکا و آئے ہیں

ایک ضروری عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اخبار کے  
لئے بہتری کا ایک ذریعہ جانتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ شروع سال  
سے جبکہ اپنے اخبار کو ۱۰ صفحہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پس ضروری  
ہے۔ کہ نہایت چار صفحہ ٹائٹل کی صورت میں رنگین ہوں اور کوئی  
ایک رنگ تجویز کریں جسکو بالاتزام نبھانے کی کوشش کی جاوے  
ٹائٹل کی تقسیم بالاتزام اس طرح ہو۔ صفحہ اول بدستور سابق  
صفحہ دوم کالم اول۔ العبادات و کثوت وغیرہ حضرت اقدس  
کالم دوم جامع کے رویا وغیرہ۔ کالم ۳۔ سوال و جواب مختصر  
ٹائٹل کا چوتھا صفحہ اشتہارات۔ ٹائٹل کا تیسرا صفحہ دنیا پر کی  
چیدہ اور مفید خبریں۔ متن سارا حسب معمول۔ مگر اس کا التزام  
شروع سال سے قائم رکھیں۔ اور کہہ سے کم پورا سال بھرا کر  
دیکھیں۔ کہ بد کیا ہوتا ہے۔ اور کسی قبولیت بفضلہ تعالیٰ حاصل  
کرتا ہے۔

ان پانچ خریداری قیمتیں انشاء اللہ ضروری ششہم کے اخیر  
تک پہنچ جائیں گی۔ والسلام  
اساتے خدیوان

۱۔ میان غلام محمد صاحب سٹور لینڈ کو قوالی شہر لاہور

- ۲۔ میان نور الدین صاحب نیچہ بند۔ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور
- ۳۔ میان عبدالرحمان صاحب ندر۔ بروکان میان مراکشی ملے ندر
- اندر دہلی دروازہ۔ لاہور
- ۴۔ میان کریم بخش صاحب پھولان۔ ریلوے پریس نو لکھا۔ لاہور
- ۵۔ میان عبدالسبحان صاحب معرفت خاکسار۔ قریشی لاہور
- ماہر محمد حسین قریشی لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
محمد و نعلی علی رسول اللہ اکرم

محمد مفتی صاحب دہلی اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے شاید  
معلوم ہوگا۔ کہ سفر دہلی کے بعد میں دہلی میں تبدیل ہو کر آ گیا ہوں  
یہاں آئے سے پشتر میں نے ہر مذکورہ کوشش کی تھی کہ یہاں دہلی  
کے کسی اور جگہ تبدیل کر جاؤں۔ مگر بالکل بے سود۔ آخر یہاں پہنچنے  
پر میرا ارادہ تھا کہ خیمہ میں رہوں۔ مگر یہاں سڑکی نہایت سخت ہے  
اور بہت شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے مجھے راجست کے نیچے میں عیال  
رہتا ہوں۔ اس پر ہی میں نہیں۔ بلکہ جب آ گیا ہوں۔ دو دفعہ خفیت  
زلزلہ آچکا ہے۔ اور آئندہ زلزلہ عظیمہ والی شکیلوئی علاقہ دہلی پر  
پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہاں سے دوسرے کے قریب  
سڑک کی طرف سے تو تقریباً چھ میل اور یوں سیدھا تقریباً دس  
بارہ میل کے فاصلہ پر چکر زمین نیچے ہو گئی ہے۔ اور اس میں تین  
سورخ ہو گئے ہیں۔ جن سے کثرت سے دھواں نکل رہا ہے اس  
لئے کہ تعلق تھا یہاں صاحب دہلی نے دہلی کٹر صاحب کو روٹ  
بھی بھیجی ہے۔ مگر نہ معلوم کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ سنسکا ہے کہ  
حکام کا خطہ کر گئے ہیں۔ دیکھئے اور چاہائی پر فیصلہ کا تجربہ ہے اور اہم  
اللہ ذوالجلال والاکرام ہے۔ میرا دل بڑے درد گواہی دیتا ہے۔  
کہ وہ وعدہ علاقہ دہلی کے لئے مقدم معلوم ہوتا ہے۔ ہم عاجزوں  
پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ میرے لئے تو نہایت ابتلا کا موقع ہے  
کیونکہ میری روحانی حالت نہایت گندی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں  
کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رحم اور حضرت اقدس کی شفاعت کی امید نہ  
ہوتی۔ تو میں بے شک جہنم کے لائق ہوں۔ آپ میرے لئے دعا  
کریں۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامت  
کی خدمت میں ہی دعا کے لئے میری طرف سے درخواست کریں  
عالم۔

خاکہ نور الدین لکڑی لکھتہ دہلی۔

اللہ تعالیٰ کے واسطے پورے ہوں گے۔ خدا کے رسول کی  
فتح ہوگی۔ لیکن ہماری دعا سے یہ کہے قادر خدا ہمارے رب  
اگر وہ وعدہ کامل تو نہیں دیکھائے۔ تو ہمیں ظالموں کے درمیان  
نہ رکھیو۔ آمین ثم آمین







راہ میں پہلے اس سے جو نبی اسرائیل کو مدد کے حقائق منسلک تصور  
ملے۔ یہی وہ نبی ہو گئے اور نبی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک  
بڑا ماحول برپا ہوا۔ جیسا کہ تواریخ میں لکھا ہے کہ نبی اسرائیل اس بے  
وقت و صحت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی انگامانی جہالت سے  
چلنے میں دن تک روکتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سنا  
معاملہ ہوا۔ اور تالیس کے واقعہ کے وقت تمام حواری تقریر ہو گئے  
اور ایک زمین سے مڑتے ہی ہو گئے۔

بعد ایک ایمین سے مراد ہی ہوگا۔  
 سورے عزیز و احبہ کی تعلیم سے قدرت اللہ ہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ  
 دو قدرتیں دکھاتا ہے۔ تاغافلان کی دو چوٹی خوشیوں کو پالنے کے  
 دکھاتا ہے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم قدرت  
 کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے  
 پاس بیان کی۔ تمکین مت کرو۔ اور تمہارے دل پر نشان نہ ہو جاوے  
 کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور  
 اس کا نام تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ  
 قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی  
 جب تک میں نہ ہاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس  
 دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے  
 سامنے رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا ہمارا احقر یہ مین وعدہ ہے۔ اور وہ  
 وعدہ میری وفات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نہایت مدد ہے  
 جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو میرے پیرو ہیں قیامت  
 تک دوسروں پر غلبہ دے گا۔ موصوفہ ہے کہ تم پر میری جدائی کا دل لہے  
 تا بعد اس کہ وہ دن آئے۔ جو وہی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا  
 وعدوں کا سچا اور وفا دار سابق خدا ہے۔ وہ سب کو تعین فرماتا ہے  
 جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دیکھنے کے اتنی دن میں اور  
 بہت بلائیں ہیں۔ جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا  
 قائم رہے۔ جب تک کہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر  
 میں خلق کر کے ایک قدرت کے ذمے میں ظاہر ہوا اور دین خدا کی ایک قسم  
 قدرت میں اور میرے پر بعض اور وجودوں کے۔ جو دوسری قدرت  
 منکر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں کھڑے ہو کر دعا  
 رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک مصلحت کی جماعت ہر ایک کام میں کھڑے  
 ہو کر ہمارے لئے دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تم  
 دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو آریب ہووے۔  
 نہیں مصلحت کے لئے قدرت وہ گھڑی آجیلے گی۔

اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ بہ نفس پاک رہتے ہیں۔ میر نام بھی  
میر کے بعد لوگوں سے جمیت لین + خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام  
ایسے لوگوں کا انتخاب سنن کو اتفاق آتی ہے چنانچہ میں شخص کی خدمت میں  
میں اتفاق کریں کہ وہ اس کے لائق ہو۔ کچھ نام یہ لوگوں کے ہیں کہ وہ جمیت لین کے  
مہارت چکا اور چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کو قبول کرے۔ خدا تعالیٰ خبری ہو کہ میں بہتر ہوں گا  
یہ میری ہی خدمت سے ایک شخص نام کران اور ایک کو پیر قریب اس کی خدمت میں اور اس کے  
نہایت خوش تھا کہ آیا اور رہتا ہے۔ لیکن آپ کی کو قبول کریں کہ وہ ان لوگوں کو تسلیم نہ کر سکیں  
کہہ لیا کہ کیا خدمت کے بغیر ہوں یا قبول نہ وقت ممکن ہو کہ وہ اس کے لئے اس کی دعا کیا

روحان کو جو زمین کی مشرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا تو پیر اور کیا  
ایشیاد میں ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ تو جس کی طرف چاہیں  
اور اپنے بندوں کو زمین واحد چس کر سہ سہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے  
جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو ورنہ  
نہی اور مخلوق اور دعائیں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی  
خدا سے روح القدس پاک کھرا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو۔  
اور چاہیے کہ تم ہی میں دردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے  
سے روح القدس سے حصہ لو کہ جو روح القدس کے حقیقی تقویٰ سے  
حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو کبھی چھوڑ کر خدا کی رضا کے  
لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا  
کی لذتوں پر غلبہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے  
لئے تمہاری کفایت یار کرو۔ دروہ جس سے خدا راضی ہو اس انت  
سے بہتر ہے جو موجب غضب الہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو  
خدا کے غضب کے قریب ہے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ  
جاؤ تو ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن نہیں  
نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو کسی طرح اپنی مشین سے  
جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر  
اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تمہی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ  
تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم مٹی اٹھاؤ گے تو ایک  
پایہ سے پتے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستہ بان  
کے وارث بنے گا۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک  
نفل کے درمیان تم پر کھلے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے میں جو  
ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ نفوی ایک ایسا  
درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیے۔ وہی پانی جس سے نفوی  
پرورش پاتی ہے۔ ہم باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ نفوی ایک ایسا  
جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ سوچ ہے۔ اور اگر وہ پانی  
تو سب کچھ پانی ہے۔ انسان کو اس نفوی سے کیا فائدہ جو دنیا  
سے خدا علی کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ ویک  
میں نہیں سچ کتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دوسرے  
کے ساتھ کچھ دنیا کی ملوثی رکھتا ہے اور اس نفس سے چشم  
قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ  
خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک فرس  
ملوثی اپنے اندر میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عب  
میں اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان  
پیروی کرتے ہو تم گر وقوع ذکر و ایسی حالت میں خدا تمہا  
وہ کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کٹے ہو  
مقدس ہے ہی دونوں تک تم پاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح  
کینے پاک ہوئے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا۔ بلکہ  
پاک کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے  
مجاؤ گے۔ جب تم خدا میں غلام ہو جاؤ گے اور خدا تمہا  
ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا۔ جس میں تم رہتے ہو گے اور

پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر  
 بابرکت ہوگا۔ جان ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری  
 موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری ہر ایک اور گری و غصہ خدا  
 کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک لمحہ اور ہر ایک وقت تم خدا کا  
 استعانت نہیں کرو گے اور تعاقب کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ قدم کے پڑھاؤ گے  
 تو زمین سے پہچ گستاخوں۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قسم ہو جاؤ گے۔ تم ہی انسان  
 ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تھا خدا ہے۔ پس اپنی  
 پاک تہ تو ان کو ضائع نہ کر دو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکی گے  
 تو دیکھو۔ تین خدا کی فضا کے موافق تین کتاخوں کہ تم خدا کی ایک  
 قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بنناؤ اور اس  
 کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور  
 پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کہ نہ وہی سے۔ پر جیسے کر دو  
 اور نبی نوح سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک ماہ کی ایک  
 اختصار کرو نہ معلوم کس ماہ سے تم قبول کئے جاؤ۔  
 تین خوش خبری ہو کہ قرب اپنے کامیاب خالی ہے۔ ہر ایک قوم  
 دنیا سے پیالہ ہے۔ اور وہ ات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف  
 دنیا کو توجہ نہیں دے لوگ جو پورے دوسرے اس دروازہ میں داخل  
 ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقع ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھائیں اور خدا  
 سے خاص انعام پادین۔ بہت خیال کرو۔ کہ خدا تین ضائع کرو لیکہ تم  
 خدا کے اٹھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ  
 بیج بڑھیکہ۔ اور پھول لیکہ۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شانیں نکلیں گی  
 اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر  
 ایمان رکھے اور درمیان میں کئے والے ابتلاؤں سے ڈرے کہ نہ  
 ابتلاؤں کا ناہمی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون  
 اپنے دعویٰ محبت میں صادق اور کون کا در ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے  
 لغزش کھائے گا۔ وہ کہہ ہی خدا کا نقصان نہیں کر لیکہ اور بدبختی اس  
 کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا ہوا تھا اس کے لئے اہتمام۔ مگر وہ  
 سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور اپنے مصائب کے لئے آئین گو  
 اور حوادث کی اندھاں چلیں گی۔ اور تو میں نہیں اور ششاکریں گی۔  
 اور دنیا ان سے سخت کر رہے کے ساتھ پیش آئیں گے۔ آخر فتیاب  
 ہوں گے۔ اور برکتوں کے دوران سے انہیں کوئے جاہل گے۔ خدا تو  
 مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دلوں کہ جو لوگ  
 ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی طوائف نہیں اور وہ  
 ایمان نفاق یا بیرونی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی  
 درجے سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور  
 خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جہاں قدم صدق کا قدم ہے۔  
 اسے سننے والو اسنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے پس  
 یہی کہ تم ہی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ  
 آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے  
 جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے  
 بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔











سویلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے۔ نہ دوسری سے۔ بالفعل یہ چندہ انہیں مکرم مونی و خدامین صاحب کے پاس آنا چاہیے لیکن اگر خدا نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجن چاہیے۔ کہ ایسی آملی کاروبار جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام اور شاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں۔ خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ ہم جماعت میں سے اس قبرستان میں دفن ہونے والے ہوں۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دوسروں سے اس کے تمام مال کا حصہ لے کر اس کے لئے ایک مسجد بنوائے۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو آخرت میں ہونا چاہیے۔ کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔

لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ الی آملی ایک بادانت اور اہل علم انجن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے اعظیون کے لئے

حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصلح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور ہر ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے۔ فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اس کے جانشین ہوں گے۔ ان کا بھی یہی فرض ہوگا۔ کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ پیالادین۔ ان اموال میں

ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کوئی طور پر وجہ معاش نہیں رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا۔ کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جاوے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ

صرف دکان قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قدر کارآمد ہے۔ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہوں گے اور ایسی جماعت کیوں کہ پیدا ہوگی۔ جو ایمان داری کے جوش

سے یہ مردانہ کام دکھائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں۔ اور نیلے سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں۔ جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا۔ کہ جن کا کچھ گنارہ نہ ہو۔ ان کو بطور

مد و خرچ اس میں سے دیا جاوے۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

اس ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی

زندگی وقف رکھتا ہے۔ اور وہ صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

### ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط مذکورہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ان کی وصیت پر عمل نہ کرنا ان کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چاہیے کہ شائع کر دینا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آملی نشانوں اور جادوں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دینی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دینی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں۔ جو قادیان کو دوسرا ملک کسی اور حصہ میں ہوں۔ اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں جو درج ہو چکی ہیں۔ تو ان کے وارثوں کو چاہیے۔ کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھ کر قادیان میں پہنچا دیں۔ اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی قبل

دیگر کی طیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائیں۔ جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن ہوں گے تو چاہیے کہ بطور امانت صندوق میں رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائیں۔ پھر تمام لوازم کی طیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں۔ قادیان میں ان کی میت لائی جاوے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں۔ ان کا قبر میں سے لگانا مناسب ہوگا۔

ملاحظہ ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الامان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آنکہ ان کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر ایمان تازہ کریں۔ اور زمانہ کے گناہ سے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک شخص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش انہیں پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو شائع کریں اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کو لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفین کو بھی مذہب طریق پر

دعا کی جائے۔ کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۱۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۲۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۳۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۴۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

اس سے اخلاقیات میں۔ اور ہر ایک جو کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۱۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۲۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۳۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۴۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۵۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۶۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۷۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۸۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۹۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۱۰۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۱۱۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۱۲۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف

۱۳۔ ہر ایک صاحب جو اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب حق ہے جو انسان کا اس میں ملتا ہے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ موت اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی ہتھی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کی کوشتی کر دیں۔ بلکہ خدا کے کام یہ مطلب ہے۔ کہ صرف ہستی ہی اس میں دفن کی جائے۔ صنف



